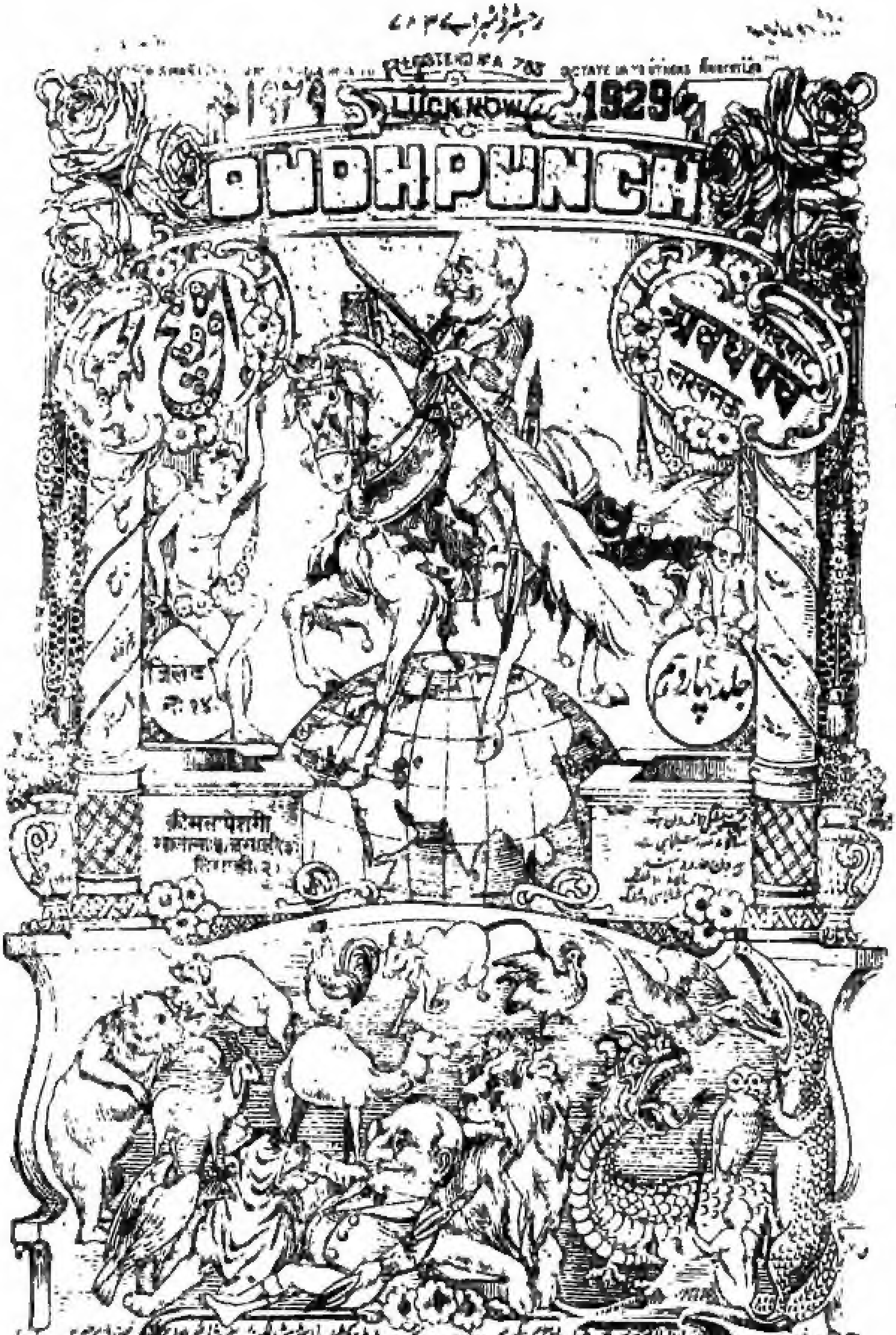


LUCKNOW
1929
OUDH PUNCH

توجہ طلب ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے، بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بازاریوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل تحمل طور پر نقد کرتا ہے۔ دوسرے اس کی ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور کرتے ہیں۔ اودھ پنچ صرف اپنی بشاشت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر نہ جائیے۔ نہ کمی کی پر تیوریاں چڑھائیے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جہت۔ ماہے کی اعانت بے روئے رعایت گلدستہ چینی صحیح نتائج واقعات اور دنیاوی معلومات، اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ انشاءاللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور و معروف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ہم ہفتہ کے اندر صرف تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ تا منیجر خدا پر سلامت۔ جب یہ پرچہ ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ ہے تو اس کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دینا خلاف مصلحت ہے۔

(۶) ہم کو یقین نہیں کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کہاں گپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے تعقب میں پانچ چار شکایت نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارہا خریداروں کے دو دو لفافے پر نیاز مند منیجر خود نہیں [illegible] اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی ضخامت [illegible] حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا اعادہ قابل نہیں ہوتا۔

(۷) خریداروں کو خریدار ہونے سے پہلے [illegible] اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب نہ ملے [illegible] منظور ہو تو [illegible] اطلاعی پرچے کا جواب ملنا چاہیے جس کی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جملہ متعلقات و علامات کے متعلق منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اگر متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے

(۹) [illegible] مضامین اودھ پنچ کی [illegible] پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) [illegible] اودھ پنچ پر لکھے ہوئے ہیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو ورنہ [illegible]

نوٹ

بعض [illegible] نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۶۴ نمبر ۱۸

مضامین پنچ

۱۳ مئی سنہ ۱۹۲۹ء

مولانا پیچ کا پوسٹ بیگ

الشوافسی۔ حضرت! خدا محفوظ رکھے آپکی زبان سے۔ چار مہینے ادھر جو کہ دیا وہ آج بالکل حرف بحرف پورا اترا۔ بقول بوا نعیمن کے ایسی بھکیا منہ سے نکالی کہ بیٹ دہڑی ایک طرف تو اخباری کا ندہ ان کی نہ دولود جابجی تھی کر مارا۔ آج شاہ اسلام پناہ کی فوج ظفر موج میں جنرل نجنٹ سے رو کر رینتالیس تو ہیں رنگروٹ کے طور پر بھرتی کر کے بھیج گئے۔ کل جناب سلطنت دستگاہی نے سوتے میں بڑا زور ہے تو نقارے کا جب ایک گولی کی دوردوڑ گئی اور اتنے سے سوال کا مضرب بدسلائی آگ کا مصفا یول دیا۔

اعلیٰحضرت نے پشتو پڑھا ہیں وہ کے جو بچا کی تھی وہ ان کی جسے ان برق بیکر اس فن کی ماہر کامل ہیں پر سون سقاؤ ادے کی زرہ بکتر کی اور شنشہ ہاتھی کی طرح اپنے سر دا بہا کر دیا۔ شکیپ پشک کے دانے کی طرح تمسے سے کس گولہ اشی بنا کر بے پروا اور ربیو تا دیا۔ اعلیٰحضرت کی خدمت میں۔ اعلیٰحضرت نے غور کرم کو دیکھے اعضون نے فرمایا نے کے بند ہی بھول کے سقاؤ کو گلے سے لگایا۔ اب کابل میں امن امان ہے۔ صبح شام سقابچہ جلالۃ الملک کے پاؤں دھلا دھلا کر پیتا ہے اس آب حیات کی تاثیر دیکھئے کہ شدہ طبع ہو گیا ہے جس کلی کوچے میں پھرتا ہے سقا کا رنگ بھرتا جاتا ہے۔ کو نظر رہا تو ہائی کر ایک سیا ہی بھشتی بنا تھا مگر استغفراللہ

شال حاتم طائی سے کیا یا بیکوورن کو دیجئے اور اس کے عیال بکلوں پنچ تنکا دوسری طرف آپ کے کل بیجے دسیا نہ زبان ہاتھ کہ ایک ہی قارٹ لگائی کہ دیا۔ واشتار پرپ میں انگلستان تذبذب دیا سی تحمد اشت کی عزت سے بالکل کتہ ہیں۔ بل ہرگز سنا ہے وہ جیلی۔ اور وہی ہوا دور کے دھول مچھانے ز شقون کے رنگروٹ بنے پیسے آسمان کا اوہ بل کر سدھار سے اگر کوئی تو دیکھے کیا ہیں کامرس با حجر زرمج خواب ہوتی شکست اور اہم سمجھا اور رہا تھے۔ اس کی دو وقت میں مرکز شاہی کا سا تھو یا اتنا جند وقت کابل پر طاری ہے وہ بھی لکھو نکمت کھا کے منتشر ترجمہ ہو گئی یعنی السیف سلطنت کے اتحادیں سکہ کے ساتھ رہے۔ خدا بھلا کرے نادان دوستوں کا وہ اس شکست کو اکو اقبال کی شکستہ الی کیا۔

تو نے بچا کہ ز نکات ترا آئینہ ہو وہ آئینہ کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں

بیان سیاست ملا ہے۔ نے تو اس شکست کی اس طرح گھبراہو گر یا یہ ایک نعمت عظمیٰ نصیب حضرت شاہی ہوا۔ عنوان ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔

"مسکر ہمایونی کی ہزیمت دلے اصل جبل ہمارے کے معنی ہیں خوش قسمت کا ایک مسعود مبارک یعنی خوش نصیب ہے وہ لشکر جسے پہلے ہی ملے میں ہزیمت کا منہ دیکھنا پڑے۔ ایہا الناس بکو اور ذرا سے منہ پھر کے پڑھ رہے ہیں۔ تحت عنوان وہ خبر ہے جسے سنتے ہی متقل ہمایونی رشت گری مخیر فال پر خیر خواہوں کے آنسو جاری ہو جائیں تو عجب نہیں ہے۔"

" غدید معرکہ آزائی ہوئی جس میں عساکر ہمایونی کو شکست ہزیمت حاصل ہوئی"

انا للہ۔ ہمایونی کی وہم کسی طرح عساکر کے نام سقل سے جدا نہیں ہوتی۔ خبر میں بھی موجود۔ عنوان میں بھی۔

جب حال یہ ہے تو پچہ سقا کی یہ فتح کیوں نہ ان الفاظ میں ظاہر کی جائے۔

۔ کے سقا رضا کی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گئی ہیں ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

تیری یہ جار ناز رہا ہی پر تکمیت ۔ ۔ ۔ ۔ اپنے دلوا کا نام زرد ہو دیا۔ ۔ خدا ہی اس رسوائی سے تو یہ اچھا تھا کہ آنکھیں بند کر کے ۔ کو کنویں میں گر ۱۹ مئی یہ ستقلال کی جی نجیب نجاب سے جو آج کر رہے ہیں ہماری اعلیٰحضرت ۔ اقل کی ہے۔

ان خبروں کے ساتھ ہی ایک ساحت خرق کی تفصیل رسان خبر بھی تھی ہے کہ شاہ غازی کو سقا بچہ نے ہار دیا تو وہ کا خط لکھا اس میں جو شہ طلب ساری تھی گیا ہیں وہ لکھا ہے کہ میاں ہو کر تھا کے نواب فرا کی کر دو گے بادشاہ سب اپنا سو پچاس پولیٹیکل فلٹیوں کی گنتی میں گنے جا سکتے ہیں۔

" سر پکے ۔ ورنہ دوسری ضرورت دو کر دو یا تشویش خوش باد حضرت سرنا خباری کا نقوت بہت باہر بائے کہ اندر ہوت بنگ دیتے ہیں کہ ۔ بھی گستاخی کو نظر انداز ہو دوری کی شامت آئی ہے۔ ایاز حد ضرورت شناس۔ سے

قفا آن روز می بر نی کی تو اپنے پر لگنے ہیں

اور بجا اوپ آرزو دیا ہے ہزا سطر آگی آخری کا جملہ پوری اشکا ایت یہیں سے بیٹھے بیٹھے قلم پھیر نا سے دیجئے ساری بال نکل جائیگا اور استغفار سے زبان درازی کا آپریشن ہو جائیگا۔ تخلیل بیگی پیشانی سی کر ایک تحمد اوشنہ بھیجا ہے ۔ ہمیہ مقدمہ سے کو بیچ بادشاہی کے خط کو نکلے دیا خط لکھو بیچے ہے کہ ایک عطوفت نامی بچال پر اندکا ۔ بیعت دلد کو آیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بھی کہتے جاتے تھے اب جو کچھ مدت سے چڑیا کی شان میں نکا تحالی ہی کے خط میں کھو دیا - لالہ جی کے دشمنوں میں جب غلط ہوچکا تو نہایت متعجب ہو کر کہنے لگا کہ چہ رام رام خلاصہ مرام ایک شہباز کا موصول ہوا از بس خوشی مسند ہوا وہ رسیدگی خبر مشہور ہوا ارزانیدگی بقول وسوسہ دل فرصت منزل میں آکر حرامزادی خوبی ستمگر کا قریب کر کھولنے والی قلم...... اور سالا کا اس گفتاری کی عادت تا ہم ہتی دیکھی جائے دیکھ تم لکھو ہیں کانوں کی چادر سے ہو گیا نکیر بس جب لالہ کا علم - نگار وہ سے لالہ جی کے قلب سے پار ہوا گیا ہم اہل تو کالک جیل حالت تیری شکل میں سوراخ بکر ڈیگا نیز وہ جو نہیں ہے بچہ سقا ایسی لطیفہ ہے کہ خدا اس سے مردود ازلی نے آپ کا جلوہ کہیں دیکھ لیا کیا سبب کہ آپ نے بار ہا حضرت شہریار غازی کی سیاسی لیاقت عملی شناسی پر بحث کر کے بیان کی ہیں - چنانچہ دو ماہ اور بطرف دیکھئے روز حال جب آپکو ہندوستان سے چلے جانے کی عادت دیکھی اور آپ کا اشتہار صحیح و سالم تھا آپ نے اپنے قلم سے یہی مضمون روانہ کیا تھا

مرگیا تو نائب ہے چلاس سے کیا ہوگا - بقول
"رس بھرے کہکیلا دل میں خندہ مزہ یہ ہے" [illegible]
کی زد میں ہے -
بہرحال ذیل اس کو کھولا المقصود ہے افسوس شہریار غازی کی استعداد سیاسی بہت بدنام ہے اور دوسری بالی زبان سے کہتے ہیں کہ آپ از رفتہ بار گفتہ بگفتہ

ذکر خاص خیالی جوالہ

پنچ - جناب خاص خیالی صاحب - یہ خبریں تو نواب کی حاضری عدالت کے باعث ہوگئیں چڑیاں تازہ

نواب شجاع الدولہ کے لشکر کو بیابانی کو جب گرد شکست دو ہوئی تو نے انہیں جا بجا ہو گئے - یا وہ میں بھر پور بڑا تھا کہ شب وہاں قیام کیا - جہاں دو سرے پیشہ خاطر کر رہ ان شیتی کی تعیشت کرتے آئے اور کئی نذر دی ہو کا ایک سبز و زادہ کھچڑی کا چڑیا - نواب آئے تو اسی جہاں آئے
بھاگ ہندوں میں قسمت کو بھی کہتے ہیں - نظارہ خود منتظر میں وقت دونوں پر تصنیع مشہور لکھنؤ ہی طاز میں کو حکم تھا کریا کی تیاری کر دے یا صورت نہیں ہے دکھا تجھے قابل
بھات اب کہیں خالی مال نظر آتے ہیں ایسی بھی روز دو تلخی کی صفت سے خالی - خدا کرے یہاں چراغ کو عنقریب آپ اس موجب مطلق یعنی قرار مقدس اور اخباری کاغذوں کے تعیشہ اسے تعیشت ہنگے اور ان میں ایک شعر بھی راست گوئی کی آوردگی سے بچیں ہنگو دانا اگلی حد میں حلال ہوا کر اے حضور اس خواب پر قرار نثار شاہ سے نیز کہیں مقابلہ کرتے ہیں اور اسکا ایک ہی ہاتھ میں لال ہو گیا - یہ حضور کا علم و کرم تھا کہ زیادہ لوگ بکار کی اپنی شان حضور نشان علامت عنوان کے خلاف نہیں کی



بے اور سقا زادے کے کان کھول کر سن لو کہ جو تو نے اپنی قلم سے ان میں ہمارے شہریار کے ملک کے لالا اٹلی سیر اور دو چے کے سفر میں جو واقعے گئے تو والسلام باللہ کبھی ان میں دخل دے کر کہ تم تیری شکل ڈول اور ڈول نکالے کا کاشتاد اور کو سے پہنچی ہوئی گنوار پن کی لنگی قرار کر دینگے -
یاد نہیں ہم انگریزی عملداری کے رہنے والے ہیں جہاں کا جارج مرو سے کو بھی قبر سے کھینچ لاتا ہے - تیرے سا دشمن بلا کر ہی کہہ دیتے ہیں کہ تو

تو دور نزدیک آتی آگ کر گرم خبر یہ ہے کہ شہریار غازی عسکری عالی بر رحمت بیچ کے "چمن" اور گلگشت ذلتے بادہ و سفر جا کہ تکرار تیار ہے عنقریب دار مقصد ہونے والے ہیں نواب دست بر سر چشم جلوہ و عقاب ہو رہا کر دن رات دو اتفاق علم غیب نہیں رکھتے کہ گا ورنہ دو دل میں اس کی قسمت سے بہرہ ور ہیں - یعنی اگر ہم کسی مورخ کے سے تو برسر صحیح گنتی اندھے اور بعد کو مورخ کی بھینسی ثابت ہو تو واللہ پھر گھر سے باہر نکلتے - آخر ان دار بروہ و جناب بزدلی اسلام

آہ خیرات میں رہے اور چلے آتے حضور - آنگن میں بارہ سال محنت کی مگر نہیں ملے سچ ہے تب تجربہ - غلامان شہریار یعنی احمق نیچے کے چند بالغ سیاہ دن میں پر اکٹھا ہو کر نے کے یہ قرار کیے تھے جو جعفری کی تحویل میں ہیں ابھی پہلی قسط بھیجنے کی توفیق ہوئی تھی کہ وہ شہر و رہ سب شاہی سمجھے ہوئے سوجھوں میں پچڑی کا تاج ہو کر نہ خزانہ عامرہ میں یہ رقم فریب دے ملی حاجی شوکت علی صاحب نے ہنگام ورود بمبئی میں زور دے کر نہ سمجھا کہ کیا چاہتا ہے

کا سامان اور بیگمات اور ٹسوے بہا کے بیٹھ گئے
تھے لیکن یہ معاملہ کیا تھا اور بدقسمتی کے چاند
روز بیک چھوڑ کے بیچارہ گیا تھا یہ دل سیاہ
اوس کے ستم سے شاید رہا جانے مگر نہیں لکھنؤ
"سلطان صاحب بیچارہ جب عکس ایستم"
کے جواب میں اونہے صبر کی ہدایت کرکے لکھا
وہ عطیہ کا مضمون خود کرنے والوں کے ساتھ
البتہ یہ مجبور ہے نہیں ہے کل طاقت برابر کا
رہتا رہا اور افسوس جسکے ہوئے ہیں ہر قسم کی
بدگمانی کا سبب کرتا رہا جیسا کہ حال یہاں لیکن
سرکاروں سے استعمال کا الزام جنہوں نے
پہلے درج کر دیا معلوم ہوا شاہ فارس کا مشہور
بھول گئے۔ دفعۃً شہزادہ حاجب میں سے یہ کہ
...... شاہ صاحب اور خان انگریزوں کے ساتھ
گفت و شنید کرکے شاہ نے یہ دل میں کہتا ہو کہ
شاہ فارس کا مطیع رفتہ رفتہ اپنے بھائی اور
قندھار کو ساتھ لے کر میں بھیج جا کر پناہ لینے
کی غرض سے نہیں ہو سکتا اور خیال عقل و عادت
بے ہنگام گذر گیا کوئی ایسی طاقت نہیں کرتا ؛
اگر خدانخواستہ انھیں ہندوستان میں پناہ لینا
یا یورپ جانا منظور ہوتا تو وہ اپنا فرزند اور
سامان (جو شاید بھاگتے میں چھوٹ گیا) اور
اپنے اعزہ و اقارب ذکور و اناث و کتب خانہ
و طرح کا اسباب کی فرو گذاشت ہے کہ ہمراہ لیکر
آتے ...... لیکن اس حالت میں ہم خدا
کے فضل سے مایوس نہیں ہیں شغل چند بادی
برقرار ہیگا شاہ ایران کا ہی ہو تو ہو اور آگے چل کر
معلوم ہوگا کہ اس لحاظ سے اور خدمت کے طور پر
یہ چاہا جائے سیم اس سیغم کے سہارے
جائیں تو زیادہ مناسب ہے۔
ظاہر ہے کہ شاہ فارس کا ایسی کچھ بھی حرج ہوتا اور
نہ فرق پڑ بس ہوں انکا خسارہ کافی ہے۔ شاہی
سے ہوں اسے زیادہ قابل و لائق کوئی جگہ
کی اور اس دستاویز میں نہیں ہو سکتی۔

ایک فرضی تحریر

(محمد علی خان قاچار رشاہ معزول ایران)

بنام

امان اللہ خان (شہریار افغانستان)

جیبا! سلام علیکم شنیدم کہ شاہ وطن گرفتہ
ہمراہ پارہ (یورپ) عطاری شدن می خواہید
بدید۔ خوب است۔ چند سال است کہ من ہم
زین جا سلطنتی فروختم۔ باللہ این کار نہ لطیف
بر نفع۔ حالا مشکل بچہ بر خوش
رنجبار گاہ بندہ گری آید عطری گیر وری
نگاہ دارد۔ این ہمہ اسباب بخشیدہ
گنجینہ ہائے قیمتی و جواہرات و جواہر خزانۂ ایران است
مال پدرم بود ہرچہ خواستم صرف کردم۔ شنیدم
کہ شاہ ہم ترک افغانستان گفتہ بجائے ندیم
سعادت بزرگ ہمراہ می آرید۔ بلے
برائے شاہان چو سنگ وزنہ
شاہا تجارت انگورہ رہینگ ای تو باید
کرد تا باشد کہ روزے شہریار تخت یافتہ ہم شدہ
دماغ شاہانہ رنجبار از بوئے عطر و انگورہ
معطر و پاکیزہ کنیم و بجائے رعیت بپرد
سوختہ از افراسیاب تا بیم۔ چاکر زادہ بر جائے
بندہ نشستہ و سکہ ازاں بر مقام شاہ۔ سو واسطۂ علم
ملک داری بخشیدن و این ہنگام آزادی و تہذیب
بدی نماید۔ مردان می خواہد کہ بار شاہ ملازمین
آئین و قوانین رنگارنگ بستہ غلام خود
شاں ساختہ خدمت گیرند۔ اے یار و جیب
آموختہ ام کہ این شاہی نیست۔ شاہ باید
آزادہ و مختار و مطاع چنانکہ چند وقت پیش
وجود مرحوم شاہ امیر حبیب اللہ خان کہ یک ہر
بے سلطنت حبیب اللہ خان جنرل و دست دیگر او
بر روی توپ بستہ آتش زدہ و لوزنگ رعیت۔
وقت گر حاکم است بر غلامی پسر رعیت و با فخر و نماز
ملکہ جینیان و خوردہ گیران آسودہ نیست تاج
تاج و اورنگ شاہ بر کرد بر علم ابر افراختہ دیدم کہ ہونہ

مشترکی شنودید وقتی بجو من نو شد افغان
فاتح شدہ درسیدہ و فرود ہم سید کہ انتشار البیت
بہر جو ادرہ یورپ تو دستہ قیمت را بہر گروا رہ
سنا یا ل خوردہ ازینہا دیں شغلی از عصر گرید
کرا یا۔ تکر جیرہ سودائی زشاعت چیزے دیگر
نیست۔
برادر۔ ودیکے ماہ قبل از این بگوشم رسیدہ
کہ بچہ سردرخانۂ جوانان خیر صولت مے راندہ
شمشیر بدست گرفتہ گر کہ مثل شانستہ ہائے
در میدان کارزار گرد است آمد۔ آخر آنجا ہم
شدند۔ چرا بچہ خان را حکم می فرمائید کہ شوہر
گرفتہ رود و سر بچہ ہائے ترزند توہ طور شاہ
بزایند تا باشد کہ بچہ ہا جوان شدہ تربیت یافتہ
ولادار سروہ ہنگار بچہ ستا ے تاج و بار برآرد
بئے شاہان این کار از عہد ساسان است۔ ہر گاہ کہ
دہ ہزار لشکر منتظم شدہ در میدان جنگ آمد
بچہ تا ہمی توانستہ اند نجاوز و شاہد اگر تاج و شود
است ہمراہ یورپ ہمراہ خود بیارید کہ زنان
رنجبار جنگی مردان۔ و رنگ رسانید پس قوت می آرند
ہو از مشغل این نکتہ بجا گفتم
کر خود و ہدایت مشغل کیمیا شوی انوکہ
والسلام
مشتاق محمد علی شاہ قاچار

پولوسٹل اسٹیم انجن

(برائے فروخت)

ہمارے پاس پولوسٹل اسٹیم انجن سنگل و ڈبل ہیں بعض
ملازم کا جاکو ڈو ٹینے سے بیکا ہیں گھوڑا طاقت ہوت
کروام میں موجود رہتے ہیں اور مقابلتاً سستی
قیمت پر فروخت کئے جاتے ہیں۔ دوسری جگہ خرید
کرنے سے پہلے ہمارے پاس تشریف لائیں۔ ہر آل
و کرو کل ... بجلی کے ... سے زیادہ
و کاس ... کے سبب نہیں ہوتا ... دو
رو اور ... سیٹم ... انجن ...
ہیں ... ہے ... اور ...
... وز ... ہو

پلیٹ چیلنگ کرین کے جیالے باکری سے مستا جیا بیل۔ اس سے متعلق کی جلد اشیا کارخانہ حافظ سیتا محمد فیچ باہر گرہ و سرکا ھمیشہ ... لکھنؤ

منشی جہان کی بڑو وڑن شائع ہوتے ہیں

مظفر نگر کا ہجر دن سکھ نرو جب چپ چاپ تے وطن ہوتے ہیں۔ گلے والے نروں کو خبر نہیں ہوتی۔ ذالخش یہاں تک تو دیکھتا ہے مگر تدرے کہ آخر شیعہ کالج کا جو ہے کا مزرو تو دو نہیں کہ سنگ چپارا جب شیعوں چپ چاپ لے کر بیاہ کے کسی کا کان خبر نہ ہو۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ لاالاحسین الا دمشق نے بقول بعض اولیا کے شہر ایک ہاتھ میں دین پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے دنیا کی دم تھامی بالا لچی کی مسدود نظر کسی بسول کی لیپ پوت اور کھلا ہے کام رکے اس نو دور کی ٹال جب جاں میں کالی ہر گھٹ میں رہ جانا گئے تھے۔ [illegible] حقیقۃ ہوا تھا ہو دی کا جو رہا بارہ پڑھتے تھے زوال جنالی سے گزشت کا حصہ اور لطیاں پنچ کے دوم وصول کی تھی جب افزود ایک وقت ہمیں کہ کاروائی کر کے گرد تاں سے شعل میں چار سو ہوں رو تین سولوی تاں چار بار بچے لاد ستوں نے کر دعا کھو دیا کہ دو [illegible] کی بیوی اور شاہی الکسی کا لالا لا او اشرف پڑھتے ہوئے چلے اور چپ ہو گئے پھر وہ سکھ پھر گرے میں رکھ کے تو پ رہ گئے۔ یہ شان لا دت کی نہیں۔ سرتے کی ہے۔ چنانچہ کالج کے پرانے طلاب (اور لڑکوں) کا قول ہے کہ شیعہ کالج بجز خاک کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ فی الاصل مقبرے میں یہ ولادت ثانوی نہیں بلکہ تقریب تدفین ہے تو ہم بھی ان سولویوں کے ہم خیال ہیں۔ اچھا کیا جو چپ چاپ دفن کر دیا ورنہ رسوائی پر شی پھر خاک ڈال دی اور زبان حال چیکے چپکے تلقین پڑھی۔ اسے اسم اسمِ اعظم یا شیعہ کالج ابن الاحاد امیرکار ...... واقف ولا تھرن وقل لی جواب میں شکل میں تنگ دہن وتنگ دہن رنیگ دہن کا ایک دہن تنگ دہن تنگ دہن الٰہی لا تستبدل دہی

دفتر میں دابطا کرنا دیا پیدا رسی ایک کسی کا لاپار حالی تعلق۔

دلانی جانا ... مولوی سید کاظم حسین لعل عجیں وجند چھوٹی لڑکی کے مولوی لانحی وساری و قاری و فضائل ہجوا گئے وہ اسلام آباد تبرا ...... اصحاب شیعہ کالج ابن الاحاد امیرکار نجنگ الشہداء القول الله غنی الکم۔

وہ بھی ہو سنا ہوا ہے کہ جب یہ حضرات وطن سے فارغ ہو کر اور سنگ لحد کو تنہا چھوڑ کے اپنے اپنے گھروں میں پلٹ آئے تو شب کو بعض نا معلوم مجرموں کے مردہ حضور دلن نے تازہ اور بودی قبر کھود ڈالی ہی نہیں بلکہ اس گڑھے میں کچھ اس حرکت کی جس سے ملی زیادہ گیلی ہو گئی اور کیوڑے گلاب کے دھوئیں زیادہ آنے لگی۔ گمان کیا جاتا ہے کہ یہ اخافت حرکت کسی دشمن کالج سے سرزد ہوئی ہے لہٰذا آئندہ پولیس کا پہرا بٹھایا جائیگا تاکہ دوبارہ طرح بد نفس دشمن تعلیم گاہ کو پیشاب گاہ نہ بنانے پائیں۔ ہم اس انتظام کی تکمیل یوں چاہتے ہیں کہ پہرے کے ساتھ ایک تالی بھی رکھا جائے اور پولیس ریز گرد رجا ئے تو فوراً اس کا ختنہ کر دیا جائے تاکہ عبرت ہو۔ مولانا اقبال احمد کو ... دا

ندور ہے حرمت لشان امر ر امیاب

پنچ حضرت آپ کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ شیعہ کالج کی ایسٹ رکھنے میں ہمارا مرحوم پنچ علیہ کے حد میں جائز رکھا گیا تھا اور دولہا بھی کیا جاتا تو اچھا تھا۔ لے جناب بتا تانی ہو تو ہم غفرانا ان کا لکاح سے شیعوں میں کھل ضرب کا ٹھوکر برسان وہ کبھی خود افواہ کی اصول ڈھول پورہ پول ہو جائز نہیں کر سکتے! ہاں تلقین البس لیجئے الیا خبر کر آپ بھی تکفیں تک میں پہنچیں اور دور جہال سوار میں سکے بعد کوئی تلقین پڑھنے والا یا گلاب چھڑکنے والا بھی میسر آئے۔ شیعہ کالج کو کوئی مذہبی درسگاہ نہیں یا پھر بھی سولویوں کے ہاتھ

بو پنچ گنگ جا سکے رو علاقہ رو مولوی ... ہم ... ہی سوہا ... اس ... دو ... اختیاری کیا ہی خوب۔

پنچ مل خدا - خدا مل پنچ

چند کنایات و اشارات کی تشریح

اردو پنچ کی اشاعت جس وقت معطل ہوئی بعض باس تماش وگلشن ہم شہر تھا نکلیگا۔ آپ اخبار چھٹ جاسے ماحق کر اخبار بھالی کے ساتھ تو ذکر کیجے اور ہو گیا امید لگتی ہوئی تاریخ کو خبر دیں کہ تیار کیجے۔ نیاز

پنگ سبز اوست تحفہ درویش

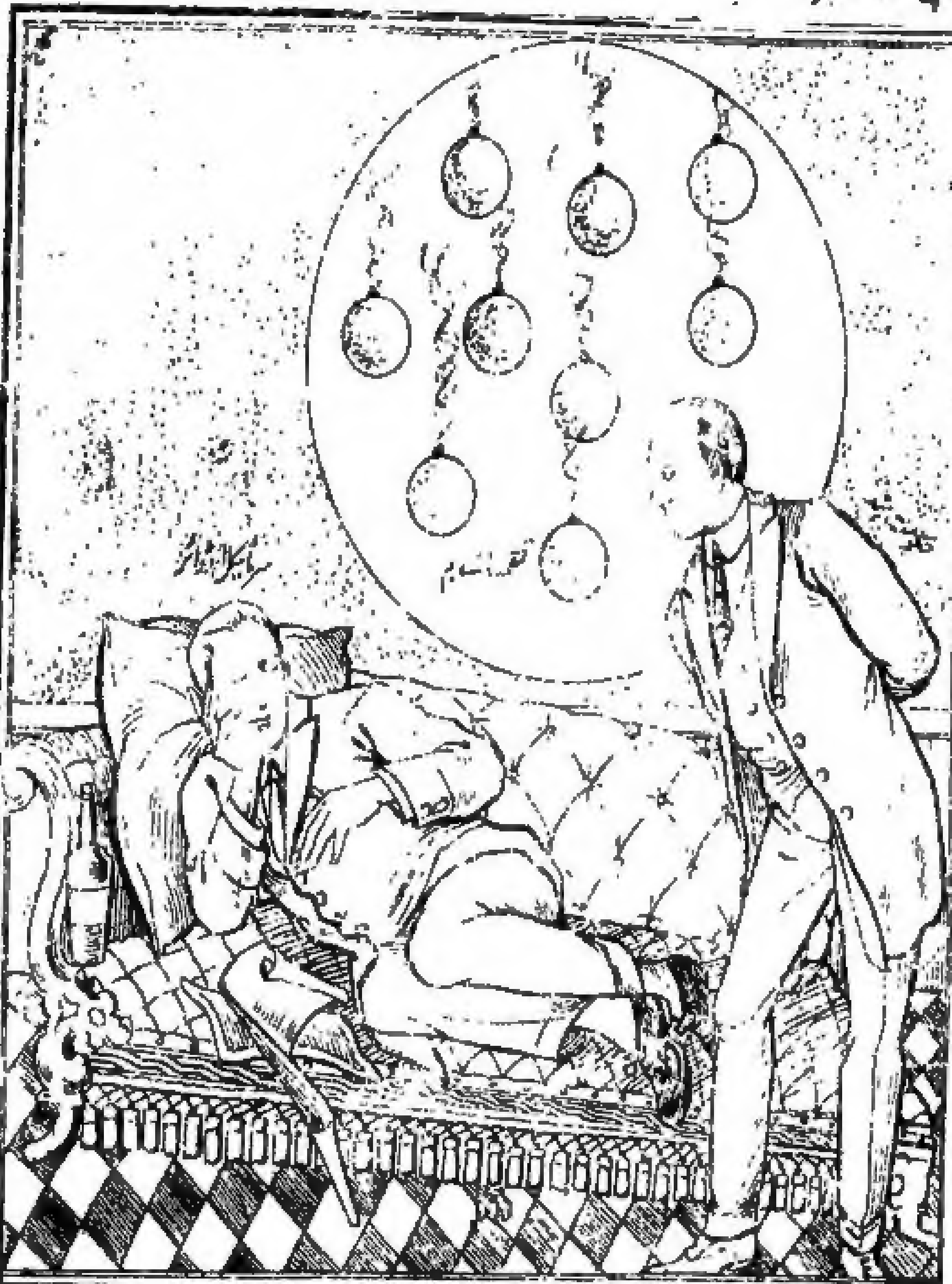
عازی کا گزر دو زبان سے حسنی کا گزاری کا ہر رسا سنگ کے لشم چشمہ و دستار بندی کرتی اور دھوا خوش باود ہی کا جلا کر بھی ہو۔ انڈین سکل کا کانگریس عقلمند دی کا حمد رو نہیں بکہ بعض شرکا بھی ہوتے اصحاب بھی ہیں اور بنائے ہوئے اصحاب بھی ہیں کوئی تعجب نہیں کہ پنڈت موتی لال نہرو نے حضرت شہر کی بزمیت شعار کو ندرست میں اردو اخبار تحفہ پیش کرنے کے لیے دو چھول بیجا اور کشتی میں رکھ کے بھیجدیئے۔ انھوں نے اس تحفہ پر اس وجہ سے اصرار کیا کہ آرائش کی چیز ہے گلدستہ ہمراہ ہیں۔ رہا تحفہ ہوا ہے دوست کی غرض ہے۔ خوشبو دار سٹے ہے یا ہر ریڈی پر گلشن ہو باغ میں گلوں گلے ہیں ہوا سکے ہے تک گند کے

سوزاک کا فوری علاج

گونور

پہلے ہی دن سے فرق معلوم ہو جاتا ہے ... بیرون ... جرثیم کا بے نظیر دوا ہے ... ملنے کا پتہ گونور کمپنی ... لاہور

اردو و شاعری
شاعری کی ... دوسری کتاب
• تیسری کتاب
• چوتھی کتاب
ارکی آب حیات اردو جلد
• جلد دوم
• جلد سوم
• جلد چہارم
ترجمان ... کاقاعدہ
مضمون نویسی ... لکھنے کا قاعدہ
... امثال
... آردو
اصطلاحات ... آردو
اصول آردو
... جلد اول
• جلد دوم
ملنے کا
منیجر ... لکھنؤ



خواب خرگوش (تعبیر تین سال کے اندر)

سر مائیکل اوڈوائر:۔ ہند! ہند!! ہند!!! ڈناڈن ڈناڈن۔ ڈن۔ ڈن۔ ڈن!!!

خیالات از دل:۔ خواب میں بھی پیشگوئی۔ ہائے میرا عہد حکومت اور اسکا انجام؟



رنگت کی خوشنما انگلیاں باہر کرتی ۔ پھول ابجب کی علامت ہے اہل وطن کی عادت کی تلافی ہو جائیگی ۔ علاوہ اس تحفہ پر اسوجہ سے راضی ہوئے کہ بمبئی کے نمبروزے اور ساد و ملا دیتے اور ولایت روانہ ہونے کے وقت دیا تھا کافی علاوہ [illegible] کے سبب وہ ہوا ساز ور شہریار غازی بار گئے اور بار گئے وہ بارہ سکہ دکھایا ۔ زمین بار کا قفل اب اصلی [illegible] دستہ بھی ہے [illegible] خواہ کانگریس پر گرانی ذکر زیرگا [illegible] اس طرف بھی اشارہ ہو جائیگا

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

اسکے علاوہ شہریار غازی کی یادگاری اور [illegible] ہوا ہے ہیں [illegible] کے ۔ ایک وقت چھوڑنے کے بعد پھول سونگھنے کے سوا کام ہی کیا رہ گیا ہے دو دن لڑکے جیتے تھے سو

گل در یکان لا بیخ است و غنچہ
بکار ما نیاید نرگس و آس
شراب ماست خون بچہ [illegible]
اسا مں گلزار و جشن [illegible] کا سیر
وقت چو از دست رفت پشیمانی چہ سود ۔

سنتے ہیں کہ ثریا خانم نے اوس [illegible] نقاب سے باہر رشتہ جوڑا ا جو سفر ولایت کے وقت بمبئی سے آگے بڑھتے ہی سمندر میں پھینک گرا تھا ۔ نقاب کا ہے کو طوفانی دریا کی نذر کیجئے جو سات آٹھ وار جانوں کو لے [illegible] مشہور ہے کہ گھر تا چھپا اور دریا جیتا کبھی نہ کبھی کام دے جاتا ہے ۔ آج اگر یہ بالشت بھر کا ٹکڑا [illegible] رہ جاتا تو غفلت [illegible] عیب کے آگے کسی طرح چھپائے نہ چھپتے رنگت کی زردی عالم آشکارا ہو جاتی دیکھنے والے دیکھتے ہی پہچان لیتے ۔ انگلیاں اٹھتیں کہ وہ ثریا آتی ہیں وہ چلیں ۔ رہ جاتی ہیں ۔ غالب مرحوم نے بنات النعش گردوں کے وقت دیکھ کے وجہ پوچھی تھی سو

نہیں بنات النعش گردوں دن کو پردے میں نہاں
شب کو ان کے جی میں کیا آئی کہ عریاں ہو گئیں

ثریا اور ان دیار سے بے نقاب ہونا اور لوگوں کو ننگا چہرہ دکھانا اوس سے زیادہ حیرت انگیز ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ گھر ثریا اپنے خادم [illegible] سے زیادہ [illegible] کہ وہ [illegible] وقت قمیص اور پتلون کے سوا اور سب کچھ چھینے [illegible] جھگڑا ہوا گر نقاب [illegible] تو لیتی آتیں اگرچہ [illegible] عارضی اور معلق سی ہے ۔ ادھر سمندری جہاز بمبئی سے ادھر سمندر دریا کے جھگڑے سے نقاب دور رہتا [illegible] اسرار کے اور نقاب کا سایہ [illegible] بار رہیگا ۔

چندے کا دھندا پھیلا ۔

خلافت کی خلیفہ کا وجود دنیا گر کھلی رہ گیا [illegible] ہے لیکن یہ مسئلہ غلط ہے کہ اسکے زوال سے سبب غائب [illegible] ہو جاتا ہے علی [illegible] اقتباس امان اللہ خان کی شادی پر ایک شائستہ [illegible] جشن [illegible] کابل [illegible] امان اللہ شاہ [illegible] کا سلسلہ جاری ہے لیکن گروہ اہل اسلام ہند سے چندے کا پھندا جاری ہوگا ۔ ایک ہفتہ میں غازی کا شہریار کا نام [illegible] سینٹرل ہند سے حرف غلط کی طرح مٹ جائیگا ۔ اخبار [illegible] کا نام بھی نہ لیجئے ۔

ایک جنرل نادر خان شاہ کابل علی احمد جان فرمان روائے قندھار ۔ سردار [illegible] فاتح [illegible] اور غلام [illegible] کی امداد ہو جانے کی شدید ضرورت ہے ۔ کیا جانئے [illegible] جنگ تم سے ان [illegible] سی گی ۔ کوئی روز روز [illegible] تو [illegible] نہیں پھر امان اللہ فنڈ کیوں منتشر کی جائے ۔ یہ سب [illegible] کے مقابلے میں امان اللہ کی سی حیثیت رکھتے ہیں جنرل نادر خان سابق [illegible] نادر خان حال کا ایک وکیل مطلق گمنام خان حال ہی میں سردار احمد خان شاہ کا کا سامان ہوا ہے اور وہ [illegible] کرتا ہو کہ جنرل نادر خان ایران کا ہمسایہ ہے اور رہتا [illegible] خزانہ پر [illegible] حق حاصل تھا لیکن نادر شاہ حال اگر یہی ہندوستانی مسلمانوں سے کو ملنا چاہیے [illegible] خزانہ [illegible] لے گیا ۔ [illegible] مال بھاگتے وقت شاہ غازی کا [illegible] خانہ جنگی کی وجہ سے تباہ کل زراعت و تجارت کر نہیں سکتے ۔ اور حالت [illegible] حضرت شہریار غازی سے بدرجہا [illegible] ہیں ۔ [illegible] وقت ہو ۔ قندھار چلو ۔ جلال آباد چلو ۔ [illegible] چلو ۔ بیکار چلو ۔ [illegible] کی صورت [illegible] قریب کی [illegible] آخر [illegible] اٹھائے [illegible] نصیب [illegible] کی بیماری [illegible] ہے ۔

جانتے یورپ گو نہ کیوں [illegible] کیا کھاؤ
تو یہ تو ہے نہ قسم ہے نہ حساب رکھا ہو

بعض لکھ [illegible] اور مشورہ دیتے ہیں کہ شاہ غازی

یورپ سے قبل بمبئی کی زیارت سے مشرف ہوں
تحت سلطنت بیت اللہ مکرمہ مسجد کے بعد مقبرہ
کے پیٹ میں رہا ہے بڑا چقو ہو گئیں - جگہ
بھی آپ کی فرش میں ہے اور وہاں خانۂ خدا
میں بلندی قبول ہوتی ہے مگر فکر زیادتی
ہیں کہ مجھ تحریر میں کی آپ رہا پسند ہے۔
حوالہ کون کرے رقص مسے ہی بیٹھا۔
شاہ کے پاس پوری ہے کہ بیٹے بحیثیت مجموعی
کل ساتھ ستر لاکھ یورپ میں ایسی حقیر ذلیل
رقم کی ادائی کیا ہے لہٰذا وہ مستطیع نہیں
ہیں اور بس

اشجہ جور و جبر کی بعث در رایۂ ریاست
گم جور و جبر ہوا از حکم خداست

پر عمل فرمائیے۔ آدمی ہیں کفایت شعار پہلے
سفر میں ایک بھی کسی کو ضروری ہاں جو کچھ
کسی نے دیا لیا یا پیرس میں تجارت کر کے
تو سرمایہ داں ہو جائیے۔ حج و حج کی کمائی کی
بازی میں مدینہ جمرات کرنے کا عمل نہیں۔

تاریخی یادگار

نو گھوڑے کی طاقت رکھنے والی موٹر میں
جو کہ اعلیٰ حضرت زار شہریار غازی نے استعمال
فرمائیں ایک تاریخی یادگار کیطرح عجائب خانہ ہند
یا انگلستان میں رکھنے کے قابل ہیں۔ ہندوستان
و انگلستان کی حکومتوں کو اس یادگار کی
ایسی ہی قدر کرنی چاہیئے جیسی کہ طلوع آفتاب
کی نیل دبیل کاری کی۔

ساد ھو اور جیسوا

اس نام کا ایک افسانہ پنڈت کشن پرشاد صاحب
کول ممبر سروینٹس آف انڈیا سوسائٹی لکھنؤ نے
انڈین پریس الہ آباد میں نہایت خوشنما چھپوا کر
شائع کیا ہے۔ پنڈت جی کے اکثر علمی آثار
پیام انجاب اخبار حقیقت قیمتی کے بیچ ہیں یہ کتاب
بھی ان کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔ افسانہ
کا خلاصہ یہ کہ سندری نام ایک جیسوا اچھی
کار ... ہوئے کہ وجود ساد ھو دل نزاب

سرفت سے لبریز تھا سوامی ہردانند ایک زاہد
مرتاض تھے وہ بھی اس جیسوا کو ہدایت
کرنے کا شوق ہوا آخر وہ خط وظلمیں کا گر
ہو کا جیسوا نے تو بہ کی مگر سوامی کی ریاضتیں برباد ہوئیں
بھوت بن کے سوامی جی کے جیب گئیں۔
سوامی جی اپنی حد پرست نہ تھے چھپکلی اپنی
شیاطین سے بچا دو چھوڑا سکے گو کر وہ
بھی ذرے بے نہرو تو گئے اور جیل ہو گئی تنہ
کی ذلی - افسانہ دلچسپ ہے اور باب افسانہ
کی لیاقت اور علمی استعداد کے مطابق بول
چال کا لحاظ رکھا ہے۔ سوامی جی ہندو وانے
تصوف اور فلسفہ کے اصطلاحات میں
بات چیت کرتے ہیں اور مسلمان تا فنی عربی
اصطلاحات میں - یہ ایک خوبی ہے مگر سہ

چشم بداندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر

الہ آباد کا مشہور انگریزی کار و زنانہ اخبار ہی
کا نذ عربی اور فارسی کی جلن میں مبتلا ہو کے
پنڈت جی پر طعن کرتا ہے کہ فارسیت انکی
زبان میں بہت ہے۔ پوچھیے کہ پنڈت جی
فارسی جانتے اور فصیح اُردو لکھ سکتے ہیں
تو میاں تمہاری جان کیوں سوکھی جاتی ہے
اس تصنیف میں جو اصل خامی ہے وہ اگر کچھ
معاصر کو اُردو ہندی کے خبار اور تعصبی نے
لے دیکھنے دو کا - یعنی سوامی زاہد نہ
نفس پر قابو رکھنے کے باوجود کیونکر خر
وقت ناشناس (لا مذہب) ہو گئے -
علم النفس کے اعتبار سے مصنف نے کوئی
وجہ وجیہ اس انقلاب کی تحریر نہیں کی -
ابلیس کی مثال اس محل پر کافی نہیں ہے۔
سندری کی وفات سے اگر شیشۂ دل پر چوٹ
پڑی وہ ٹوٹ گیا اور شراب عرفان بہ گئی
تو یہ ایک اضطراری حالت ہی - دل دماغ
قابو سے باہر ہو جائے تو انسان کی کوئی
حرکت قابل گرفت نہیں۔ سادھو کا آخری

انجام قصہ میں نہیں دکھایا گیا جس سے قصص کی
تکمیل ہو جاتی - وہ دیا سے مو گئے - یہ اضافہ
ضروری اور افسانہ ہوتا ہے۔ جو نیک اخلاق عبرت
لے بجائے مصنف انجام دے نتائج اب
ضرور ہوتا۔ یہاں بھی کے جوش میں ادن سے
جو کچھ سرزد ہوا وہ سکا مداوہ ہو گا۔
پس عبرت کا اثر ڈالنے کے ناظرین پر
اوس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک
سادھو کی صحیح اصلاح ہونے کے باوجود
ابلیسی خیالات کے پیرو نہ ثابت ہوں۔
۲۰۰ صفحہ کی کتاب ہے ۲ قیمت ہے
انڈین پریس الہ آباد سے ملیگی۔

اندھیر ہے

ایک صاحب زمانہ کی شکایت کرتے تھے
کہ دیکھیے کیا اندھیر ہے جس کا کلا دیا وہی
آنکھیں نکالتا ہے۔ سنئے بچہ سقا بیٹے حضرت
امیر حبیب اللہ خان فرمانے مملکت خداداد
کابل کا تجارتی ایجنٹ اعلم دین آجکل
پشاور میں ہے جس کا کو ہیلا یا موسس)
یا نائب وہ حالات کا کھوج لگانے امام دین
کے پاس گیا اور پوچھنے لگا کہ سقہ بچہ سقا
کا حال کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ آقا کے بارے میں
کوئی نوکر توہین لقب نہیں سن سکتا
اعلم دین کو ناگوار گیا اور دن کے پریس کے
نوٹیے کو صلواتیں سنا کے نکالا دی اس پر
اخبار کا نذ امام دین کو بے ادب قرار
دیتے ہیں معلوم ہوا کہ داب و آداب گفتگو میں
یہ اخبار کا نذ بھی ویسا ہی کورا ہے جیسی
جیسے کہ پریس ٹرسٹ صاحب۔ ہمارے
نزدیک تو امام دین خان نے ہاتھ سے جواب
نہ دے کے اپنے حلم و تحمل کا پورا ثبوت دیا کوئی
ان سے پوچھے کہ آپ امیر حبیب اللہ کی توہین
کرنے گئے تھے یا اوٹ لینے۔ بد تمیزی کی
پہل آپ کی طرف سے ہوئی یا اوسکی
جیا غضب ہے۔